REGD. No: L.5234

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

فون نمبر ۹۴ ۔ تار کا پتہ ۔ ڈیلی الفضل ربوہ

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل ربوہ

یوم شنبہ

فی پرچہ ۱۰ نئے پیسے

۲۰ شعبان ۱۳۸۱ھ

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
خطبہ نمبر ۵ "

جلد ۵۱/۱۶ ۔ ۲۷ صلح ۱۳۴۱ ہش ۔ ۲۷ جنوری ۱۹۶۲ء ۔ نمبر ۲۳

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— از محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۲۶ جنوری بوقت ۹ بجے صبح

کل دوپہر کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو بے چینی کی کچھ تکلیف رہی۔ رات نیند ٹھیک آگئی۔ اس وقت طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے ؂

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین

پاکستان کشمیر کے سوال پر حلیف ممالک کے رویہ کا توجہ کے ساتھ جائزہ لے گا

ہم سلامتی کونسل میں کشمیر کا مسئلہ پیش کرنے کے فیصلہ پر قائم ہیں (سرکاری ترجمان)

کراچی ۲۶ جنوری۔ دفتر خارجہ کے ایک ترجمان نے کہا ہے کہ مسئلہ کشمیر کے متعلق ہمارے حلیف ممالک جو رویہ اختیار کر رہے ہیں۔ پاکستان توجہ کے ساتھ اس کا جائزہ لے گا۔ اور بدلتے ہوئے حالات کے مطابق اپنی پالیسی پر نظر ثانی کرے گا۔ پاکستان نے کشمیر کا سوال حفاظتی کونسل میں پیش کرنے کے بارے میں جو فیصلہ کیا ہے وہ اپنی جگہ قائم ہے۔ ترجمان سے حفاظتی کونسل کے صدر سر پیٹرک ڈین کے اس مبینہ بیان پر تبصرہ کرنے کو کہا گیا تھا جس میں سر پیٹرک ڈین نے کہا تھا کہ مسئلہ کشمیر کو سلامتی کونسل سے باہر حل کرانے کے سلسلہ جو تحریکیں ہو رہی ہیں۔ پاکستان ان کے پیش نظر کونسل کا اجلاس بلانے پر اصرار نہیں کر رہا۔

پاکستانی ترجمان نے کہا کہ ہمیں سر پیٹرک ڈین کے بیان کے بارے میں براہ راست کوئی اطلاع نہیں ملی۔ جہاں تک پاکستان کا تعلق ہے۔ ہم نے یہ فیصلہ خوب سوچ سمجھ کر کیا ہے۔ اور یہ اپنی جگہ قائم ہے۔ البتہ ہم اس فیصلہ سے بھارت کے ساتھ بات چیت کا امکان ختم نہیں ہوتا۔ دفتر خارجہ کے ترجمان نے اس سلسلہ میں اس بات پر زور دیا کہ خود پاکستان کے صدر یہ کہہ چکے ہیں کہ پاکستان کشمیر کے متعلق اقوام متحدہ کے کمیشن کی قراردادوں کے مطابق بات چیت کرنے کو تیار ہے۔

شیخ عبداللہ اور انکے چودہ ساتھی سیشن سپرد کر دیئے گئے

نئی دہلی ۲۶ جنوری۔ نام نہاد کشمیر سازش کیس کی سماعت کرنے والے سپیشل مجسٹریٹ مسٹر این کے ہاک نے شیخ عبداللہ اور چودہ دوسرے ملزموں کو مقبوضہ کشمیر کی حکومت کا تختہ الٹنے اور ریاست کو پاکستان میں شامل کرنے کی سازش کے الزام میں سیشن سپرد کر دیا ہے۔ ابتداً اس مقدمہ میں شیخ عبداللہ کے علاوہ ۲۴ اور افراد ماخوذ کئے گئے تھے جن میں سے پندرہ اشخاص کو سیشن سپرد کر دیا گیا ہے۔ ان میں شیخ عبداللہ کے علاوہ مقبوضہ کشمیر کے سابق وزیر مال مرزا افضل بیگ اور دو نائب وزیر بھی شامل ہیں ؂

صاحبزادی امۃ الجمیل صاحبہ کی صحت

ربوہ ۲۶ جنوری۔ صاحبزادی سیدہ امۃ الجمیل صاحبہ کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً افاقہ ہے۔ درد میں بھی کمی ہے۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں ؂

ربوہ میں چوتھے آل پاکستان باسکٹ بال ٹورنامنٹ کے پہلے دن شاندار کھیل کا مظاہرہ

ملک کی متعدد نامور ٹیموں کی شرکت کلب، کالج اور سکول سیکشن میں دس میچ کھیلے گئے

ربوہ ۲۶ جنوری۔ تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے زیر اہتمام منعقد ہونے والے چوتھے آل پاکستان باسکٹ بال ٹورنامنٹ کے پہلے دن کل دس میچ کھیلے گئے۔ جن میں کھلاڑیوں نے شاندار کھیل کا مظاہرہ کیا۔ اہالیان ربوہ نے موسم کی سرد مہری کے باوجود جس گرمجوشی کے ساتھ اس ٹورنامنٹ میں دلچسپی لی۔ اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ ٹورنامنٹ کی سادہ مگر مؤثر اور پر وقار افتتاحی تقریب میں کم و بیش ڈیڑھ ہزار افراد شامل ہوئے اور کھیلوں کے اختتام پر تو یہ تعداد اور بھی زیادہ تھی۔ کل صبح ساڑھے ۹ بجے جب باسکٹ بال ٹیم کے کپتان جناب جاوید حسن (جو گزشتہ سال ٹورنامنٹ میں اول رہنے والی ریلوے ٹیم کے کپتان تھے) محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب پرنسپل تعلیم الاسلام کالج کے ہمراہ رنگ برنگی جھنڈیوں سے آراستہ باسکٹ بال کورٹ میں تشریف لائے تو حاضرین نے احتراماً ایستادہ ہو کر ان کا استقبال کیا۔ اسٹیج پر پہنچ کر محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کے ارشاد پر جاوید صاحب نے کرسی صدارت سنبھالی۔ افتتاحی تقریب کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے ہوا جو عطاء المجیب صاحب راشد نے کی۔ اس کے بعد پروفیسر نصیر احمد خان صاحب سکرٹری ٹورنامنٹ کمیٹی نے صاحب صدر کا تعارف کروایا۔ اور مختصر الفاظ میں آنے والے

(باقی ص۸)

احمدی مستورات متوجہ ہوں

از محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

میرا ارادہ انشاء اللہ تعالیٰ لجنہ اماء اللہ کی مختصر تاریخ لکھنے کا ہے۔ جس کا ابتدائی کام میں نے شروع کر دیا ہے۔ ہماری وہ بہنیں جنہوں نے لجنہ اماء اللہ کے کاموں میں حصہ لیا ہو۔ یا لجنہ اماء اللہ نے جو کام کئے ہیں ان سے واقفیت رکھتی ہوں وہ مجھے حالات لکھ کر بھجوائیں۔ بیرونی لجنات اپنی اپنی جگہ کے حالات بھجوا سکتی ہیں۔ لیکن یہ کام میں بہت جلد ختم کرنا چاہتی ہوں۔ اس لئے اس اعلان کو پڑھنے کے بعد جس قدر جلد حالات بھجوا سکیں بھجوا دیں۔ میں انتہائی ممنون ہونگی

مریم صدیقہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کی

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۷ جنوری ۶۲ء

غلبہ اسلام

(قسط نمبر ۲)

جیسا کہ خود مولانا جلال الدین عمری فرماتے ہیں:۔

"موجودہ دور خالص مادیت کا دور ہے۔ اس نے انسان کے چاروں طرف مادیت کا ایسا جال بچھا رکھا ہے کہ اس کے لئے اس جال سے باہر قدم نکالنا دشوار ہو گیا ہے تہذیب، تمدن، معاشرت، تعلیم، صنعت و تجارت ہر چیز پر مادی تصورات چھائے ہوئے ہیں۔ آدمی مادی تصورات کے تحت سوچتا اور مادی اقدار سے ہر چیز کو ناپتا ہے لیکن ہمارا یقین ہے کہ ان حالات میں انقلاب آسکتا ہے اور مادیت کے بنائے ہوئے سارے سانچے ٹوٹ سکتے ہیں۔ اگر خدا پرستی اور آخرت طلبی کا نظریہ اس کے مقابلے میں پیش کیا جائے ــــ حالات اگر مادیت کی راہ میں حائل نہیں ہوئے تو کوئی وجہ نہیں کہ وہ طلب آخرت کی راہ میں حائل ہوں جس طرح آج انسان اپنے مادہ پرستانہ ذہن کی وجہ سے مجبور ہے کہ بھلے یا بُرے ہر طریقے سے دنیا کے عیش کو حاصل کرے۔ بالکل اسی طرح آخرت کی فکر اس کو مجبور کرے گی کہ وہ آنے والے فائدے کی خاطر موجودہ راحت کو قربان کرے۔"

یہ تو ٹھیک ہے کہ اگر خدا پرستی اور آخرت طلبی کا نظریہ اس کے مقابل پیش کیا جائے تو مادیت کے بنائے ہوئے سارے سانچے ٹوٹ سکتے ہیں اور موجودہ حالات میں انقلاب آسکتا ہے مگر اس کے بعد یہ سوال فطری طور پر پیدا ہوتا ہے کہ اس نظریہ کو کون پیش کرے اور کس طرح پیش کرے؟

اس سوال کا جواب معلوم کرنے کے لئے ہمیں اس بات پر غور کرنا چاہیئے کہ آج مادہ پرستی کیوں اس طرح کامیاب ہے؟ ظاہر ہے کہ مادہ پرست جو حقائق ہمارے سامنے رکھتا ہے ان کا ثبوت وہ ہم کو دے سکتا ہے۔ مثلاً اگر اس نے یہ ثابت کرنا ہوتا ہے کہ پانی دو گیسوں ہائیڈروجن اور آکسیجن کی خاص مقداروں کو ایک خاص طریق سے ملانے سے بنتا ہے تو وہ ہمیں اپنی لیبارٹری میں لے جا کر پانی اس طرح بنتا دکھا سکتا ہے۔ ہمارے ظاہری حواس پانی بنتا براہ راست محسوس کر لیتے ہیں اور ہم یقین کر لیتے ہیں کہ واقعی پانی انہیں دو گیسوں کے ملنے سے بنتا ہے۔ اسی طرح اگر کوئی شخص دو پہیوں کو آگے پیچھے رکھ کر اس پر سوار ہو کر ہم کو دکھا دے تو ہم مان لیں گے کہ اس طرح کی گاڑی پر انسان سوار ہو سکتا ہے اس لئے ہم بھی کوشش سے سوار ہو سکیں گے۔ یہ جادو ہے مادہ پرستوں کے پاس جس سے انہوں نے ساری دنیا کو اپنا معتقد بنا لیا ہے وہ جو کچھ کہتے ہیں جو صداقت وہ ہمارے سامنے پیش کرتے ہیں اس کا تجربہ اور مشاہدہ ہم خود کر سکتے ہیں۔ اس سے نتیجہ نکلتا ہے کہ یقین پیدا کرنے کے لئے تجربہ اور مشاہدہ بنیادی چیز ہے۔

جیسا کہ مولانا جلال الدین عمری کے مندرجہ بالا حوالہ سے ظاہر ہوتا ہے اسلام ایمان باللہ اور ایمان بالمعاد کا نظریہ پیش کرتا ہے۔ یہ دونوں چیزیں ایسی ہیں جن کو ہم معمولی طور پر ظاہری حواس سے ثابت نہیں کر سکتے۔ اوپر ہم ثابت کر چکے ہیں کہ یقین پیدا کرنے کے لئے تجربہ اور مشاہدہ بنیادی چیز ہے اس سے ظاہر ہے کہ ایمان باللہ اور ایمان بالمعاد کے لئے بھی تجربہ اور مشاہدہ کی ضرورت ہے اگرچہ ان کی صورت مادی تجربات اور مشاہدات سے مختلف ہی کیوں نہ ہو۔ قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ بندوں سے ہمکلام ہوتا ہے ان بندوں میں سے انبیاء علیہم السلام کا وجود مسلّم ہے۔ قرون اولیٰ میں مسلمانوں کو ایمان باللہ اور ایمان بالمعاد کی جو نعمت نصیب ہوئی تھی جس کی وجہ سے وہ ایسا معاشرہ قائم کرنے کے قابل ہو گئے تھے جس کو ہم بطور مثال کے پیش کرتے ہیں تو اس کی وجہ بھی یہی تھی کہ ان کو خدا تعالیٰ اور معاد پر ایمان تجربہ اور مشاہدہ سے حاصل ہوا تھا۔ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کے ذریعہ ان کو یہ نعمت نصیب ہوئی تھی۔ اس سے ثابت ہے کہ فرستادگان حق کے ذریعہ خدا تعالیٰ اور معاد کا تجربہ اور مشاہدہ ہوتا ہے۔ فرستادگان حق جہاں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہدایت پاتے ہیں وہاں وہ خدا تعالیٰ کے وجود اور معاد کی حقیقت کا بھی زندہ ثبوت ہوتے ہیں۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا ہے کہ

اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّکْرَ وَاِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوْنَ۔

یعنی ہمیں نے ہی یہ ہدایت اتاری ہے اور ہم ہی اس کے حافظ بھی ہیں۔ جس کا صاف مطلب یہ ہے کہ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فیض سے ایسی شخصیتیں مبعوث ہوتی رہیں گی جو ایمان باللہ اور ایمان بالمعاد کا تجربہ اور مشاہدہ کر سکیں گے کیونکہ کلام اللہ تو قیامت تک موجود رہ سکتا ہے لیکن بشر رسول قیامت تک زندہ نہیں رہتا۔ البتہ اس کے نمونہ پر ایسے انسان مبعوث ہو سکتے ہیں جو اس روحانی زندگی کا تسلسل قائم رکھیں اور قیامت تک ایسا ہوتا رہے۔ ایسے فرستادگانِ حق کو حدیث نبوی میں مجدد دین کہا جاتا ہے۔ جن کو اپنے وقت کے لحاظ سے نبوت کی توفیق دی جاتی ہیں۔ ان مجددین میں سے ایک وہ بھی ہے جو مسیح موعود اور الامام المہدی ہے۔ جس کو احادیث نبوی میں نبی کا نام دیا گیا ہے +

آؤ یارو یار کی باتیں کریں!!

آؤ یارو یار کی باتیں کریں! — دِلربا کے پیار کی باتیں کریں!
آرزوئے دید کا قصہ کہیں — حسرتِ دیدار کی باتیں کریں!
یہ تمنّا ہے کہ عُمرِ نوحؑ ہو — اور جمالِ یار کی باتیں کریں!
بھول جائیں درد و داغِ زندگی — آؤ اُس غمخوار کی باتیں کریں!
"جورِ دَر پردہ کرم" کا لُطف لیں — زخمِ راحت بار کی باتیں کریں!
جا رہیں ہم کوچۂ دِلدار میں — کوچۂ دِلدار کی باتیں کریں!
سیم و زر کی گفتگو کرتے ہیں لوگ — ہم عطائے یار کی باتیں کریں!
مالک و مختار سے غافل ہے خلق — مالک و مختار کی باتیں کریں!
آؤ پھر ہم کھیل جائیں جان پر — پھر رسن کی دار کی باتیں کریں!
آؤ سیم و زر لٹا دیں! تا کجے — درہم و دینار کی باتیں کریں!
سب در و دیوار بھی ممکن ہے زیست — کیوں در و دیوار کی باتیں کریں!
اے خوشا ہم سوختہ ساماں رہیں — اور اُس دِلدار کی باتیں کریں!
ہم نشینو! ہم اگر نادار ہیں — کیوں کسی زردار کی باتیں کریں؟
سر درِ ساقی پہ رکھ کر رات کو — دولتِ بیدار کی باتیں کریں!
دشمنوں کو دیں محبّت کا پیام — دشمنوں سے پیار کی باتیں کریں!

صدق پر تلوار جب حجت نہیں
کس لئے تلوار کی باتیں کریں!!

ان کے ایمان کا یہ عالم ہے کہ ایسے وقت میں جبکہ غانا مالی بحران میں سے گزر رہا ہے ۔ ۲۱۳۳ پاؤنڈ یعنی ۲۸ ہزار روپے سے زائد رقم ادا کر کے جماعت غانا کی تاریخ میں شاندار ریکارڈ قائم کر دی ہے ۔ اللہ تعالےٰ ان سب احباب کے ایمانوں میں برکت دے اور رزق میں فراخی عطا فرمائے تاکہ اگلے سال کے مالی جہاد میں ان کا قدم اس سے بھی آگے ہو۔ یاد رہے کہ یہ سالانہ قربانی ماہوار چندوں کے علاوہ ہوتی ہے ۔

حضرت مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ

امیر جماعتہائے احمدیہ غانا محترم عطاء اللہ صاحب کلیم نے خطبہ جمعہ میں احباب جماعت کو اپنی زندگیوں کو اسلامی قالب میں ڈھالنے اور اپنے آپ کو احمدیت کا چلتا پھرتا نمونہ بنانے کی تلقین کی۔ تبلیغ کی طرف توجہ دلاتے ہوئے آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کا تبلیغ کے متعلق روح پرور پیغام پڑھ کر سنایا۔ بنگرو اقوام کے اس زمانہ میں کثرت سے اسلام قبول کرنے کے متعلق حضور کا پیغام وہ دیگر پیغامات کے ساتھ پہلے سنا چکے تھے ۔

نماز جمعہ کے بعد حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب غفر اللہ لہٗ کی نماز جنازہ ادا کی گئی۔ جس میں چھ سات ہزار افراد نے شرکت کی ۔

جماعت کا مشاورتی اجلاس

نماز مغرب اور عشاء کے بعد جماعت کا مشاورتی اجلاس ہوا۔ جس میں جماعت کے چیدہ چیدہ نمائندگان نے حصہ لیا۔ بجٹ پر بحث اور دیگر ضروری امور پر غور نے چھ گھنٹے سے زائد وقت لیا، اور ہمارا یہ اجلاس صبح کے ۲ بجے ختم ہوا۔ مئی ۶۲ء تا اپریل ۶۳ء کے لئے مشن اور سکول کا بجٹ ۷۷۸۴۷ پونڈ ۱۶ شلنگ پاس ہوا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک یاد رہے اس میں پچپن ہزار پونڈ سے زائد گرانٹ حکومت غانا سے سکول کے لئے مشن کو ملتی ہے ۔

جلسہ کا تیسرا دن

تلاوت کلام پاک اور عربک سکول کے طلباء کی عربی نظم کے بعد "اسلام میں عائلی زندگی" کے موضوع پر مکرم مسعود احمد خان صاحب نے تقریر کی۔ آپ نے قرآن اور حدیث سے عائلی زندگی کے متعلق ہدایات پیش کرتے ہوئے اس امر پر زور دیا کہ رشتہ کے انتخاب کے وقت دینی پہلو کا خاص لحاظ رکھا جائے ۔

دارالمطالعہ کا افتتاح

حکومت کے ایک ضروری کام کی وجہ سے آنریبل وزیر دفاع خود تو نہ آ سکے۔ اور انہوں نے علاقہ کے ڈپٹی کمشنر کو نمائندگی کرنے کے لئے کہہ دیا۔ ڈپٹی کمشنر کی تقریر سے پہلے محترم سیفی صاحب نے دارالمطالعہ کی اہمیت پر مختصر تقریر کی ۔ ڈپٹی کمشنر صاحب نے اپنی تقریر میں وزیر دفاع کے مخلصانہ جذبات کا اظہار کیا۔ اور کہا حکومت بھی عنقریب ایک ریڈنگ روم کھولنے کا ارادہ رکھتی ہے ۔ لیکن احمدیہ موومنٹ نے پہل کر کے عوام کی خیر خواہی کا ثبوت دیدیا ہے ۔ میں تمام حاضرین سے گزارش کرتا ہوں کہ بانی سلسلہ احمدیہ کے خدمت خلق کے اس جذبہ کی تقلید کریں۔ اور جماعت احمدیہ کے اس جاری کردہ دارالمطالعہ سے کماحقہٗ فائدہ اٹھائیں۔ اس کے بعد امیر صاحب محترم ۔ بعض مبلغین اور جماعت کے عہدیدار جلسہ گاہ سے مشن ہاؤس میں دارالمطالعہ کے افتتاح کے لئے آ گئے ۔ اور محترم مولانا عبدالمالک صاحب نے جلسہ گاہ میں "اسلام کی عائلی زندگی" کے متعلق بعض احباب کے سوالوں کے جواب میں تقریر کی ۔ ڈپٹی کمشنر کے علاوہ برطانوی سفیر کے خاص نمائندہ ان کی بیگم اور ڈپٹی سپیکر صاحب کی خدمت میں لٹریچر پیش کیا گیا۔ موخر الذکر احباب مسجد دیکھ کر بہت متاثر ہوئے اور اس کی تعمیر کے متعلق سوالات کرتے رہے ۔ یاد رہے کہ سالٹ پانڈ کی مرکزی مسجد جو بہت شاندار اور خوبصورت ہے ۔ محترم الحاج مولوی نذیر احمد صاحب مبشر سابق امیر غانا کی انتھک کوششوں کے نتیجہ میں بنی تھی اور اس کے افتتاح میں شرکت کے لئے ملک کے اس وقت کے وزیر اعظم اور موجودہ صدر ڈاکٹر کوامی نکرومہ صاحب تشریف لائے تھے ۔

سالٹ پانڈ کی مسجد جلسہ سالانہ کے ایام میں نمازیوں سے کھچا کھچ بھری ہوتی ہے اور قادیان اور ربوہ کی طرح مسجد سے باہر دور تک مسجد کے ملحقہ میدان میں لوگ صفیں باندھتے۔ نمازوں میں شرکت کرتے ہیں۔ فرض نمازوں کے علاوہ صبح تین بجے سے ہی تہجد کے لئے لوگ مسجد میں آنے شروع ہو جاتے ہیں۔ تہجد کے علاوہ بعض لوگ باقاعدہ اشراق کی نماز بھی ادا کرتے ہیں ۔ مولوی عطاء اللہ صاحب کلیم کے علاوہ مولوی عبدالمالک خانصاحب معلم عبدالمومن اور الحاج تیبے نماز فجر کے بعد تربیتی امور کی طرف توجہ دلاتے رہے ۔

الغرض ہمارا جلسہ سالانہ محدود پیمانہ پر مرکزی جلسہ سالانہ کا پرتو ہوتا ہے وہی مخلصین کی گہما گہمی تقاریر سننے میں انہماک، کتب سلسلہ کی خرید اور عبادت میں ذوق و شوق ۔ اور جب لوگ جلسہ کے بعد اپنے گھروں کو لوٹتے ہیں تو اپنے ایمانوں میں تروتازگی اور قلوب میں روحانی بشاشت محسوس کرتے ہیں ۔

پبلسٹی بذریعہ ریڈیو اور پریس

خدا کے فضل سے جلسہ سالانہ کے انعقاد کی خبر جلسہ سے پہلے ریڈیو پر سب زبانوں میں نشر ہوگئی تھی اور ملک کے کثیر الاشاعت والے اخبار میں شائع ہوگئی تھی۔ اسی طرح دوران جلسہ کی تقریبات کی خبریں بھی ریڈیو اور اخبار کے ذریعہ عوام تک پہنچتی رہیں۔ پریس فوٹو گرافر ان کے علاوہ مشن کے لئے مرزا لطف الرحمٰن صاحب اور خاکسار نے متحرک اور غیر متحرک تصاویر لیں۔ مکرم مرزا صاحب نے لاؤڈ سپیکر چلانے اور بجلی کی فٹنگ کا کام بھی بڑی توجہ سے کیا ۔

ریڈیو غانا کے ہاؤسا سیکشن کے انچارج نے ہاؤسا زبان میں بعض تقاریر کے تراجم نشر کئے الحمد للہ علیٰ ذالک ۔

آخر میں قارئین کرام سے تمام کارکنان اور جلسہ سالانہ میں شمولیت کرنے والے احباب کے حسنات دارین حاصل کرنے کے لئے دعاؤں کی درخواست ہے ۔ یہاں غانا میں بے شمار سکولوں۔ ریڈیو اور دیگر وسائل کے ساتھ عیسائی ادارے لوگوں کو عیسائی بنانے میں کوشاں ہیں۔ ان کے مقابلہ میں ہمارے وسائل محدود ہیں ۔ اللہ تعالےٰ کے فضل اور بزرگان سلسلہ کی شبینہ دعائیں ہی ہیں جن سے عیسائیت کا زور ٹوٹے گا اور اسلام کے عالمگیر غلبہ کا دن آئے گا۔ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ ہماری بشری کمزوریوں کو دور فرمائے ہم سب کو احمدیت کا سچا نمونہ بنائے ۔ ہماری تقریروں میں تاثیر بھر دے اور سب سے بڑھ کر یہ کہ لوگوں کے دلوں کو ہماری طرف پھیر دے ۔ آمین یارب العالمین۔

جماعت احمدیہ کراچی کی طرف سے تعلیمی کلاس کا اہتمام

شعبہ اصلاح و ارشاد جماعت احمدیہ کراچی کے زیر اہتمام ایک تعلیمی کلاس کا اجرا کیا جا رہا ہے ۔ جس کی غرض احباب کی علمی معلومات میں اضافہ کرنا اور غیراز جماعت دوستوں کی غلط فہمیوں کو دور کرنا ہے ۔ اس کلاس میں مربیان سلسلہ عالیہ احمدیہ اور دیگر اہل علم حضرات تقاریر فرمائیں گے ۔ یہ کلاس مؤرخہ ۲۹ جنوری تا ۴ فروری ۱۹۶۲ء روزانہ شام ۶½ بجے تا ۷½ بجے احمدیہ ہال میگزین لین کراچی نمبر ۲ منعقد ہوا کرے گی۔ احباب جماعت اس میں شمولیت فرما کر استفادہ فرمائیں ۔

(سیکرٹری اصلاح و ارشاد جماعت احمدیہ کراچی)

ولادت

(۱) اللہ تعالےٰ نے مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر سابق مبلغ بلاد عربیہ کو مؤرخہ ۷ جنوری ۱۹۶۲ء کو لڑکی عطا فرمائی ہے۔ جس کا نام "تسنیم شہناز" تجویز کیا گیا ہے ۔

نومولودہ محترم شیخ محمد دین صاحب سابق مختار عام صدر انجمن احمدیہ کی پوتی اور محترم پیر مظہر الحق صاحب کی نواسی ہے ۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ نومولودہ کو صحت و عافیت کے ساتھ عمر دراز عطا کرے اور نیک صالحہ خادمہ دین اور بلند اقبال بنائے۔ آمین ۔

(۲) مؤرخہ ۶ جنوری ۶۲ء کو اللہ تعالےٰ نے مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف کو دوسرا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے "غلام محی" نام تجویز فرمایا ۔

بزرگان سلسلہ و احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ نومولود کو لمبی عمر عطا کرے اور والدین کے لئے اسے قرۃ العین بنائے ۔ آمین ۔

دعائے مغفرت — میری والدہ صاحبہ (بیگم حضرت حاجی بشیر خان صاحب مرحوم سیالکوٹی جو حضرت مسیح موعودؑ کے صحابہ میں سے تھے) بتاریخ ۱۷-۱-۶۲ وفات پا گئی ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ کی عمر ۸۵ سال کے قریب تھی احباب سے دعائے مغفرت کی درخواست ہے ۔ (سعید احمد خان سمن آباد۔ لاہور)

[چٹاگ]انگ میں سٹیل مل کے قیام کی سکیم منظور کر لی گئی!

کارخانہ میں درآمدی خام لوہے سے فولاد تیار کیا جائے گا

راولپنڈی ۲۵ جنوری۔ وزیر صنعت مسٹر ابوالقاسم خان نے حکومت کی طرف سے چٹاگانگ میں فولاد کا کارخانہ قائم کرنے کے متعلق جاپانی ماہرین کی سکیم کی منظوری کا اعلان کر دیا ہے۔ انہوں نے کل راولپنڈی میں بتایا کہ اقتصادی کابینہ نے کل کے اجلاس میں یہ سکیم منظور کر لی تھی۔

اس کارخانہ کی تعمیر پر کل تیرہ کروڑ بتیس لاکھ روپے خرچ آئیں گے جس میں سے آٹھ کروڑ ستر لاکھ روپے زرمبادلہ کی شکل میں خرچ کئے جائیں گے۔

وزیر صنعت نے بتایا ہے کہ غیر ملکی زرمبادلہ کے تمام مصارف جاپان کے ایک قرضہ میں سے ادا کئے جائیں گے۔ یہ کارخانہ سال بھر میں ایک لاکھ ٹن لوہا اور ڈھلا ہوا فولاد تیار کرے گا کارخانہ کا پہلا مرحلہ تین برس میں مکمل ہو گا۔

مسٹر ابوالقاسم نے کہا ”جاپان نے پاکستان کو دو کروڑ ڈالر کا جو قرض دیا ہے اس میں سے تیس لاکھ روپے کی رقم پہلے ہی جاپان سے مشینری خریدنے کے لئے مخصوص کر دی گئی ہے۔ لیکن وزیر صنعت نے بتایا کہ جاپان سے صرف اسی صورت میں مشینری خریدی جائے گی کہ اس کی قیمتیں دوسرے ملکوں کے مقابلے میں کم ہوں۔ کارخانہ قائم کرنے کا کام پاکستان صنعتی ترقیاتی کارپوریشن کے سپرد کیا جائے گا۔ لیکن اس کام میں نجی صنعت کاروں کا اشتراک حاصل کرنے کی کوشش کی جائے گی۔“

وزیر صنعت نے بتایا کہ ”کارخانہ کی تعمیر کے لئے چٹاگانگ کے قریب دریائے کرنافلی کے کنارے جگہ منتخب کر لی گئی ہے۔ پہلے مرحلہ کی تکمیل کے بعد اس کارخانہ سے سالانہ ایک کروڑ بیالیس لاکھ روپے کا منافع ہو گا جو کارخانہ پر لگے ہوئے سرمایہ کے گیارہ فیصد کے برابر ہو گا۔ بعد میں جب درآمدی کوئلہ کی جگہ قدرتی گیس استعمال ہونے لگے گی تو یہ منافع اور زیادہ ہو جائے گا۔

وزیر صنعت نے بتایا کہ مشرقی پاکستان میں گزشتہ سال لوہے اور فولاد کا سامان درآمد کرنے کے لئے سترہ کروڑ روپے کے لائسنس دیئے گئے تھے یہ کارخانہ سترہ سو افراد کو روزگار مہیا کرے گا۔

وزیر صنعت نے کہا کہ سٹیل مل کے قیام کے لئے ملک کے اندر خام لوہے کے ذخیرہ کی ضرورت نہیں۔ پاکستان بھی جاپان کی طرح روس بھارت اور جنوبی افریقہ جیسے ملکوں سے لوہا درآمد کر سکتا ہے۔ مسٹر ابوالقاسم نے کہا کہ کراچی اور چٹاگانگ میں فولاد کے کارخانوں کو بتدریج ترقی دی جائے گی۔ اس سلسلے میں ہم اپنے کارکنوں کو ان کارخانوں میں تربیت دیتے رہیں گے تاکہ جب ہم اپنے پیمانہ کا لوہے اور فولاد کا کارخانہ قائم کریں تو ہمارے پاس تربیت یافتہ کارکن خاصی بڑی تعداد میں موجود ہوں گے۔

جاپانی اخبار نویس اور جناح کیپ

کراچی ۲۵ جنوری جو جاپانی صحافی اور فوٹوگرافر جاپان کے ولی عہد اور شہزادی مچیکو کے دورہ پاکستان کی خبریں بھیجنے اور تصویریں حاصل کرنے کے لئے یہاں آئے ہوئے ہیں۔ انہیں جناح کیپ بہت پسند آئی ہے۔ کل انہوں نے یہاں پہنچنے کے تھوڑی ہی دیر بعد جناح کیپ خریدیں اور وہ یہ ٹوپیاں پہنے پھرتے رہیں۔

پاکستان کی اقتصادی ضروریات کا جائزہ لیا جائیگا

واشنگٹن ۲۵ جنوری پاکستان کی ترقی میں امداد دینے والی آزاد دنیا کی چھ اقوام کے نمائندوں کے اجلاس میں آج اور اگلے پیر کو پاکستان کی اقتصادی ضروریات کا جائزہ لیا جائے گا۔

اس امدادی کلب یا کنسورشیم میں کینیڈا، فرانس، وفاقی جمہوریہ جرمنی، جاپان، برطانیہ، امریکہ، بین الاقوامی ترقیاتی انجمن اور بین الاقوامی بینک برائے تعمیر و ترقی (عالمی بینک) کے نمائندے شامل ہیں۔

پاکستان کی امداد کے لئے کنسورشیم کا اجلاس گزشتہ جون میں ہوا تھا اور اس نے اس ملک کے لئے پچپن کروڑ ڈالر کا وعدہ کیا تھا (اس کے لئے قانونی منظوری ضروری ہے) منگل کے دن کنسورشیم کے دوسرے اجلاس کے موقع پر پاکستان کے سفیر عزیز احمد نے نامہ نگاروں کو بتلایا کہ ان کے ملک کے دوسرے پانچ سالہ منصوبہ کے پہلے دو برسوں میں کنسورشیم سے تقریباً ۹۴ کروڑ ۵۰ لاکھ ڈالر کی ضرورت ہو گی۔ سفیر عزیز احمد نے اس رقم کا ذکر محکمہ خارجہ کے قائمقام وزیر خارجہ جارج بال اور مشرق قریب اور جنوبی ایشیا کے امور کے نائب وزیر مملکت فلپس ٹالبوٹ سے ملاقات کے بعد کیا۔ انہوں نے یہ نہیں بتایا کہ آیا اس موضوع پر مسٹر بال اور مسٹر ٹالبوٹ سے مفصل طور پر گفتگو ہوئی تھی یا نہیں۔

پاکستان کو اگلے سال اناج درآمد نہیں کرنا پڑے گا

گورنر مغربی پاکستان ملک امیر محمد خاں کا بیان

لاہور ۲۵ جنوری ”اناج کے معاملہ میں ہم اگلے سال انشاء اللہ خود کفیل ہو جائیں گے اس وقت بھی ہماری غذائی حالت کئی دوسرے ملکوں کی نسبت بہتر ہے اور خدا کے فضل سے ہمیں اس پر فخر ہے“ اس اعتماد کا اظہار صوبائی گورنر ملک امیر محمد خان نے کل رات یہاں سے پشاور روانگی کے وقت لاہور ریلوے سٹیشن پر صحافیوں سے گفتگو کے دوران کیا۔ گورنر نے کہا کہ باران رحمت بروقت ہوئی ہے۔ یہ گندم کی فصل کے لئے بڑی مفید ہے۔ اس سے صوبہ بھر میں اناج کی پیداوار میں اضافہ متوقع ہے۔ اس کے علاوہ حکومت وہ تمام وسائل بروئے کار لا رہی ہے جو نئے زرعی رقبوں کی کاشت کے لئے ضروری ہیں محکمہ آبپاشی سے کہا گیا کہ باران ڈیم (جسے اس سے پیشتر قرم گڑھی کہا جاتا ہے) کو آئندہ اپریل تک مکمل کیا جائے اگر یہ ڈیم مکمل ہو گیا تو کافی رقبہ آباد ہو جائے گا۔ کیونکہ ان علاقوں میں پہلے سے لوگ آباد ہیں۔ اس لئے وہاں اس ضمن میں مزید کچھ نہیں کرنا پڑے گا۔ مزید برآں براجوں کے وسیع رقبوں سے بھی ملکی پیداوار میں غیر معمولی اضافہ کی امید ہے۔ ان حالات میں یہ کہا جا سکتا ہے کہ آئندہ سال ہمیں اپنی غذائی ضروریات کے لئے اناج درآمد نہیں کرنا پڑے گا۔

گورنر نے کہا کہ اس وقت بھی ہماری غذائی حالت بڑی تسلی بخش ہے صرف محفوظ ذخائر کے لئے درآمدی گندم درکار ہوتی ہے۔“ ہمارے لئے یہ امر بھی اطمینان کا باعث ہے کہ دوسرے کئی ملکوں کی نسبت ہمارے ہاں خوراک کی پوزیشن اچھی ہے۔

آپ نے کہا حکومت اب اپنی توجہ کپاس اور چاول کی پیداوار میں اضافہ پر مرکوز کر رہی ہے آپ نے عوام کو تلقین کی کہ عمدہ قسم کے چاول کے معاملہ میں ایثار سے کام لیں یہ چاول معقول زرمبادلہ کمانے کا ذریعہ ہے آپ نے اندیشہ ظاہر کیا کہ راشن کارڈوں پر عمدہ قسم کے چاول کی سپلائی سردست شروع نہیں کی جا سکے گی۔

گورنر نے چاول کے بیوپاریوں کی اس شکایت کو بے جا قرار دیا کہ حکومت عمدہ چاول کا کافی سٹاک خرید کر ذخائر میں محفوظ کر لیتی ہے اور یہ سٹاک برآمد نہیں کیا جاتا اور ملکی صارفین کے استعمال میں بھی نہیں آتا۔ اس کے علاوہ اس طرح ملکی تاجروں کا سرمایہ بھی رک جاتا ہے گورنر نے کہا ہمارے لئے عمدہ چاول کی برآمد کے اچھے مواقع ہیں۔ برآمد کا عمل سارا سال رہتا ہے سٹاک ایک ہی بار بیرون ملک نہیں بھجوائے جا سکتے تاجر محض پروپیگنڈہ کر کے یہ فضا پیدا کرنا چاہتے ہیں کہ وہ مظلوم ہیں۔

ایک سوال کے جواب میں ملک امیر محمد خان نے کہا کہ گنے کی پیداوار میں اس حد تک اضافہ ہوا ہے کہ ٹنڈو محمد خان اور لائلپور کی شوگر ملز گنا پیل بھی نہیں سکیں گی۔ چینی اب کھلی مارکیٹ میں بکنے لگی ہے اور صارفین کو اس سلسلہ میں کوئی تکلیف نہیں۔

ایک اور سوال پر گورنر نے کہا کہ نئی زمینوں کو زیر کاشت لانے والوں کو پہلے تین سال کے لئے زرعی محاصل معاف ہیں۔ اس رعایت کا اطلاق سارے صوبہ کے نئے زرعی رقبوں پر ہوتا ہے اسلئے کاشتکاروں کو اس رعایت سے فائدہ اٹھانا چاہئے۔

غیر طے شدہ علاقوں کے بارہ میں گورنر نے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ مارشل لاء کے ضابطہ ۸۹ کے تحت غیر طے شدہ علاقوں کے مہاجروں نے جو زمین واپس کی ہے اس کی قیمت میں تخفیف کی تجویز حکومت کے زیر غور ہے۔ کیونکہ اس زمین کی قیمت بیس روپے فی انڈکس یونٹ کو لوگوں نے گراں بتایا ہے۔

کشمیری مہاجرین کو متروکہ اراضی پر بھی مالکانہ حقوق دے دئے گئے

راولپنڈی ۲۵ جنوری۔ ریاست جموں و کشمیر کے دعویدار مہاجروں کو متروکہ زمین پر مالکانہ حقوق دے دئے گئے ہیں۔ حکومت پاکستان نے اس سلسلہ میں ایک نئی سکیم کا اعلان کیا ہے۔ اسکے تحت جو کشمیری مہاجر تصدیق شدہ دعاوی کی بنیاد پر استحقاق کے سرٹیفکیٹ حاصل کر چکے ہیں۔ انہیں عارضی طور پر الاٹ شدہ اراضی پر مالکانہ حقوق دے دئے گئے ہیں۔ اس سکیم کا اطلاق فوری طور پر سارے ملک میں ہوگا۔ اس سے پہلے متروکہ مکانوں اور دکانوں پر کشمیری مہاجرین کو مالکانہ حقوق مل چکے ہیں۔ نئی سکیم کے تحت ریاست جموں و کشمیر کے دعویدار مہاجر اس اراضی کو منتقل یا فروخت کر سکیں گے جو انہیں الاٹ ہو چکی ہے۔ کشمیری مہاجروں کو یہ رعایت اس شرط پر دی گئی ہے کہ واپس ریاست جموں و کشمیر جاتے وقت انہیں اس زمین کی قیمت مرکزی حکومت کو ادا کرنی ہوگی۔

مقصدِ زندگی
و
احکام ربانی
اسی صفحہ کا رسالہ
کارڈ آنے پر مفت
عبداللہ الہ دین سکندرآباد دکن

اعمال صالحہ ــــ اور ــــ اسکے ذرائع

از مکرم کیپٹن ڈاکٹر محمد رمضان صاحب ریٹائرڈ دار الصدر غربی ربوہ

(۲)

بچوں کو شروع سے ہی صاف رکھنے کی عادت ڈالنی چاہیئے۔ یہ چیز اس طور پر ماؤں کے ذاتی نمونہ سے ہی سر انجام دی جا سکتی ہے اگر وہ خود صاف رہیں گی اور بچوں کو بھی ایسا رکھیں گی اور ساتھ ساتھ سمجھ کے مطابق ان کی تربیت کریں گی تو تھوڑی ہی دیر کے بعد بچوں کو اسکی عادت ہو جائے گی۔ رفتہ رفتہ اس سے گھروں اور معاشرہ کی حالت سدھر جائیگی ورنہ اس کی خلاف ورزی سے جو حالات دیکھنے میں آتے ہیں۔ وہ بیان کے قابل نہیں ہیں۔ ہنذا اگر کوئی بچہ صفائی یا کسی دوسرے اصول کی خلاف ورزی کرے تو اس پر چپ نہیں رہنا چاہیئے بلکہ محبت و پیار اور دلیل سے اس کی اصلاح کرنی چاہیئے۔ یہ کہنا کہ ابھی بچہ ہے بڑا ہو کر سمجھ جائے گا صحیح نہیں۔ کیونکہ اس وقت جبکہ اسکے دماغ کی سلیٹ صاف ہے اس پر دوسرے جو نقوش بھی ڈالیں گے انہیں پر اس کی آئندہ زندگی کا انحصار ہوگا۔ بعض لوگ کہدیتے ہیں کہ ہم اپنے بچوں کو کچھ نہیں کہتے بلکہ انہیں آزادی سے خود سوچنے اور کرنے کی عادت ڈالتے ہیں۔ اس سے زیادہ بے سمجھی کی اور کوئی بات نہیں ہو سکتی۔ ایسے بچوں کی بڑے ہو کر بھی نہایت آزاد روئی اور بے دینی کی حالت ہوتی ہے۔ اگر کبھی تشدد کی حقیقی ضرورت پڑے تو اس سے بھی دریغ نہیں کرنا چاہیئے جیسا کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ اگر دس سال کی عمر میں بھی بچہ نماز نہ پڑھے تو اسے مار کر پڑھانی چاہیئے۔ درحقیقت یہ اس پر سختی نہیں بلکہ اس کی عین ہمدردی ہے۔ ماں کے بعد والد اور بڑے بہن بھائیوں کا بھی گھر میں بچہ کی تربیت اور اصلاح کے متعلق کافی حصہ ہے۔ لیکن یہ تبھی مفید ثابت ہوگا۔ جب اس کی ماں تعاون کرے گی۔ ورنہ بچہ پر وہی اثر ہوگا جو ماں چاہے گی (الا ما شاء اللہ)

گھر کے بعد محلہ والوں۔ سکول اور کالج کے اساتذہ نیز معاشرہ کے دوسرے دوست و احباب کی ذمہ واری ہے۔ اگر اس بلک میں سے کوئی کڑی بھی کمزور ہو گئی۔ تو شیطان وہیں سے سیندھ لگا سکیگا انہیں اصولوں پر بڑوں اور پھر قوم کی اصلاح (خواہ وہ جسمانی ہو۔ اخلاقی یا علمی) کا قیاس کیا جا سکتا ہے۔ البتہ عمر اور موقعہ و محل کا لحاظ رکھنا ضروری ہوگا۔ لیکن یہ تربیت اور اصلاح ایسے ہی نہیں ہو جاتی بلکہ اسکے لئے غور و فکر۔ صحیح پلان۔ ٹریننگ اور صحیح عمل کی ضرورت ہے جو آسمانی اور زمینی ماہرین کی رہنمائی سے حاصل ہو سکتے ہیں۔

آسمانی یا روحانی رہنمائی کے ضمن میں ذاتی مجاہدہ و کوشش کے ساتھ دعا اور صحبت صالحین صادقین جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی ایک تقریر میں فرمایا ہے۔ نہایت ضروری چیزیں ہیں۔ اسی طرح جسمانی اور ذہنی اصلاح کی خاطر ذاتی مجاہدہ و کوشش کے علاوہ دنیوی علم کے ماہرین کے زیر نگرانی سائیکو تھیراپی (PSYCHO-THERAPY) کے لئے سائیکو انالٹک کلنکس (PSYCHO-ANALYTIC CLINICS) کا قیام بھی مفید ہے۔ ان چیزوں کے بغیر اصلاح خواہ وہ کسی نوعیت کی ہو کلیتی تکمیل پذیر نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ وعظ و نصیحت سے صرف متقی یا وہ لوگ فائدہ اٹھاتے ہیں جو اپنی اصلاح کے متمنی ہیں۔ باقی بیماروں میں شامل ہیں اور اپنی بیماری کے مطابق جسمانی۔ اخلاقی یا روحانی علاج کے محتاج ہیں۔

جسمانی صفائی اور صحت کا خیال نہ رکھنے کی وجہ سے آدمی میں سستی و کاہلی پیدا ہو کر کام کرنے کا جوش رفتہ رفتہ جاتا رہتا ہے اور وہ ایسے وسائل اختیار کرنے پر اتر آتا ہے جو ناجائز ہوتے ہیں۔ اجتماعی طور پر بھی اس چیز نے مسلمانوں کے وقار کو کم کرکے انہیں سخت نقصان پہنچایا ہے۔ گداگری۔ سجادی اور اسی طرح کی دوسری باتیں اسی نقص کا نتیجہ ہیں۔ گھروں میں۔ محلوں اور بازاروں میں۔ خانقاہوں اور قہوہ خانوں وغیرہ میں اگر آپ پھر کر مسلمانوں کے نکما پن اور لہو و لعب میں وقت اور خدا تعالے کی ودیعت کردہ طاقتوں کے ضیاع کو اپنی آنکھوں سے دیکھیں تو آپ حیران و ششدر رہ جائیں گے۔ اگر مسلمان چاہتے ہیں کہ وہ پہلے کی طرح دنیا میں باعزت و با اقبال زندگی بسر کریں نہ صرف خود بلکہ خدا کی دوسری بھولی بھٹکی۔ جہالت و افلاس توہم پرستی و بیماری، اور ظلم و تشدد میں گرفتار مخلوق کو بھی ان برائیوں سے رہائی دلا کر اسے اپنے مولا کا پرستار اور رہم و دوش ثریا کر دیں تو انہیں سب سے پہلے خود اپنے سلف صالحین کی طرح اپنے نفسوں اور جانوں کی قربانیاں پیش کرنی ہوں گی۔ اسکے بعد ہی وہ دوسروں کی رہنمائی کے قابل بن سکیں گے۔ اسکے لئے ضروری ہے کہ وہ گھروں۔ دفتروں اور دوسری کام کرنے کی جگہوں سے فارغ ہو کر باہر نکلیں اور خدا تعالے کی دنیا اور اس کے محتاج بندوں میں پھر کر ان کی عملی طور پر حاجت روائی اور داد رسی کریں نہ یہ کہ اپنے ہی حجروں وغیرہ میں عیش و عشرت اور لہو و لعب کی زندگی میں گمن رہ کر اس دنیا سے گذر جائیں۔ ایسی زندگی نہ ان کو کوئی فائدہ دے گی اور نہ دوسروں کو بلکہ انفرادی اور اجتماعی طور پر سب کے خسران کا موجب ہوگی۔ اگر آدمی صاف و تندرست رہ کر اور اپنی طاقتوں کو بحال رکھکر علمی۔ اصلاحی اور روحانی اقدار حاصل کریگا تو وہ یقیناً خدا تعالے کا مقرب بندہ اور اسکی مخلوق کا صحیح معنوں میں ہمدرد بن جائے گا۔ ورنہ ان چیزوں کو ضائع کرکے نہ صرف یہ کہ وہ انسانی شرافت سے گر جائے گا۔ بلکہ ہمہ تن بہائم صفت بن جائے گا۔ پس حقوق اللہ اور حقوق العباد کی صحیح معنوں میں ادائیگی کے لئے یہی ایک نسخہ اکسیر ہے کہ قانون شریعت اور قانون قدرت کے اصولوں پر ان کے عالموں اور ماہرین کی رہنمائی میں پورا پورا عمل کیا جائے۔ عمل[1] کیا ہے؟ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اسکی تعریف یہ کی ہے کہ ظاہری فعل سے باطنی قوت کو ضرب دینے کا نام عمل ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس بارہ میں فرماتے ہیں ع

نمایاں کن آں نور اے کہ در ایمان تست

میں نے اصولی طور پر جسمانی حالت کے ماتحت علمی اصلاح کے ذریعہ پر بحث کر دی ہے اور یہی اپنے اپنے دائرے کے اندر اخلاقی اور عمل صالحہ کی حالتوں پر بھی چسپاں ہوتی ہے ورنہ ان ذرائع کے اطلاق کی مکمل تفصیل میں جانا میرے بس کی بات نہیں ہے۔ اب میں اخلاقی اور عمل صالحہ کی حالتوں کا اختصار سے ذکر کرکے اور آخر میں اس بارہ میں تفسیر کبیر سے بعض اقتباسوں پر اس مضمون کو ختم کرتا ہوں اور اپنے مولا کریم کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ اس نے محض اپنے فضل و کرم سے مجھ ناچیز اور بیمار شخص کو اس مضمون کے لکھنے کی جو میری زندگی کے مخصوص کاموں میں سے (جن میں میں ہمہ تن منہمک اور مشغول رہا ہوں) ایک کے ذکر پر مشتمل ہے۔ توفیق عطا فرمائی ہے۔

(۲) و (۳) اخلاق فاضلہ و اعمال صالحہ کی حالتیں۔ جب انسان اللہ تعالے کے عطا کردہ جذبات اور قوی کا صحیح علم و فکر کے ماتحت برمحل موقعہ و محل اظہار کرتا ہے اور انہیں بروئے کار لاتا ہے تو عین اللہ تعالے کی رضا کے ماتحت کام کرتا ہے۔ اسی راہ پر چلتا ہوا آخر وہ اسکے مقربین میں شامل ہو جاتا ہے۔ لیکن جب وہ دین کے راستہ کو چھوڑ کر شیطانی تحریک کے ماتحت اپنے نفس کا بندہ بن جاتا ہے تو پھر وہ یقیناً جادہ مستقیم کی مخالف سمت جا رہا ہوتا ہے۔ مختصر یہ کہ اللہ تعالے کا دین ہی اس کی صحیح رہنمائی کرتا ہے جس کے ترک کرنے سے کبھی بھی وہ اپنے مقصد حیات کو حاصل نہیں کر سکتا۔ بدنی اور ذہنی صفائی کا تعلق جسم اور دماغ سے ہے لیکن اخلاق اور اعمال صالحہ کا قلب سے۔ دین کے ماتحت انسان کے بشری تقاضے بھی اس کے لئے روحانیت کا حصہ بن جاتے ہیں۔ اسکے لئے ضروری ہے کہ وہ نفسانی جوشوں اور ایسے امور سے جو دماغی بحران کا باعث ہوتے ہیں بچتا رہے مثلاً شور و شر زیادہ باتیں کرنا اور لغو گفتگو۔ نیز بری صحبت فحش لٹریچر اور گندے مناظرے اور منشی اشیاء کا استعمال وغیرہ وغیرہ

آخر میں جیسا کہ اوپر عرض کر چکا ہوں تفسیر کبیر جلد پنجم حصہ سوئم میں سے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے اصلاح کے متعلق تحریر فرمودہ اصول لکھدیتا ہوں۔ جن سے معلوم ہوگا کہ خدا تعالے کی عبادت ہی وہ چیز ہے جو اصلاح کا اصل ذریعہ ہے۔

صفحہ ۳۳۲۔ "ان الصلوٰۃ تنہی عن الفحشاء و المنکر نماز یقیناً بری اور ناپسندیدہ باتوں سے لوگوں کو روکتی ہے۔ اُن بری باتوں سے بھی جو انسان کی ذات سے تعلق رکھتی ہیں اور ان سے بھی جو سوسائٹی پر گراں گذرتی ہیں۔ کیونکہ نماز باجماعت مسلمانوں میں پانچ وقت کی مقرر ہے اگر نماز باجماعت ان میں قائم ہو جائے گی تو ان کا بہت سا وقت خدا تعالے کی عبادت میں لگ جائے گا اور نماز میں خرچ ہونے والا وقت ان کو بے حیائیوں اور بدکاریوں سے بچاتا رہے گا اسی طرح نماز میں جب دعائیں ہوتی رہیں گی اپنے لئے بھی اور دوسروں کے لئے بھی تو وہ دعائیں خدا تعالے کا فضل کھینچ کر ان کی اپنی اصلاح کا بھی موجب ہوں گی اور دوسروں کی اصلاح اور ترقی کا موجب بھی بن جائیں گی۔

صفحہ ۳۳۴۔ "اگر میں ان الصلوٰۃ تنہی عن الفحشاء و المنکر کی پوری تشریح نہ کر سکوں تو میں اپنا قصور سمجھونگا ورنہ میرے نزدیک نماز ...

(باقی صفحہ پر)

---

[1] عمل = باطنی قوت یعنی نور ایمان۔ ظاہری فعل۔ یہ چیز قانون شریعت یعنی عمل صالح پر عمل کرنے دوسرے لفظوں میں مکمل دینداری سے ہی حاصل ہوتی ہے۔ اسلام کے نزدیک دنیا کوئی علیحدہ چیز نہیں بلکہ دین کا ہی حصہ ہے لہذا قانون قدرت کے ماتحت دنیا کے جو کام نیک نیتی اور دیانتداری سے کئے جائینگے۔ وہ بھی عبادت الٰہی میں شامل سمجھے جائینگے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ انسان کی پیدائش سے لے کر وفات تک کی بلکہ ابد الآباد تک کی غرض اللہ تعالے کی عبادت کے گرد ہی چکر لگاتی ہے اور یہی اسکی زندگی کا مقصد اور معراج ہے اور اس سے وہ برائیوں سے نجات حاصل کرکے اخلاق فاضلہ۔ اعمال صالحہ۔ معرفت اور لقاء الٰہی کی منازل طے کرتا ہے۔

الجمعیۃ العلمیہ جامعہ احمدیہ کے زیر اہتمام

مکرم ملک صلاح الدین صاحب ایم۔اے کا لیکچر

مؤرخہ ۱۴/۱/۶۲ بروز اتوار الجمعیۃ العلمیہ کی درخواست کو قبول فرماتے ہوئے محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے نے جامعہ احمدیہ میں تشریف لا کر "سیرۃ صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام" کے موضوع پر قریباً نصف گھنٹہ تک نہایت ایمان افروز لیکچر فرمایا۔ آپ نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ نہایت ایمان افروز صفات سے متصف تھے۔ اس ضلالت و گمراہی کے زمانہ میں بھی خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے گرد ایسے پروانے جمع کر دیئے جو اس شمع نورانی پر ہر دم نثار رہتے۔

صحابہ کرام کی صفات حمیدہ کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے خصوصیت سے ان کے تقویٰ، خشیت اللہ۔ بنی نوع انسان سے ہمدردی۔ ان کی مہمان نوازی اور دعاؤں میں شغف کا تذکرہ فرمایا۔ اس سلسلہ میں آپ نے صحابہ کرام کے نہایت ایمان افروز واقعات کا اظہار فرمایا۔

سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ دن بدن کم ہوتے جا رہے ہیں اور ان کی وجہ سے جماعت میں ایک بہت بڑا خلا پیدا ہو رہا ہے۔ طلبہ کو نصیحت کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ اب آپ کا فرض ہے کہ آگے بڑھیں اور اس خلا کو پورا کریں۔

آپ نے فرمایا کہ صحابہ کرام کا نمونہ ہمارے لئے قابل تقلید ہے۔ وہ ہمارے لئے مشعل راہ ہیں۔ ان کے نقش قدم پر چلنا چاہیئے۔

آخر میں آپ نے طلبہ کو اس طرف توجہ دلائی کہ اگر انہیں ایسا موقعہ میسر آ سکے کہ وہ صحابہ کرام کے حالات کو جمع کر سکیں تو ضرور کریں یہ بہت بڑی نیکی ہے۔

آخر میں صدر صاحب نے شکریہ ادا کیا اور دعا پر اجلاس برخاست ہوا۔

(قائمقام سیکرٹری)

مجالس خدام الاحمدیہ متوجہ ہوں!

جیسا کہ بذریعہ خطوط تمام مجالس کو اطلاع کی جا چکی ہے تمام مجالس ہائے خدام الاحمدیہ یکم فروری ۱۹۶۲ء تا ۷ فروری ۱۹۶۲ء ہفتہ وصولی منائیں اور ہر مجلس اس بات کی کوشش کرے کہ اس ہفتہ کی کوشش کے نتیجہ میں اس کا ۳۱ جنوری ۱۹۶۲ء کو ختم ہونے والی سہ ماہی کا حساب صاف ہو جائے اور کوئی بقایا نہ رہے۔

قائدین حضرات سے التماس ہے کہ وہ ہفتہ پورا ہونے پر اپنی کوششوں اور ان کے نتائج سے خاکسار کو اطلاع دیں۔ (مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ایک دلچسپ تقریری مقابلہ

مؤرخہ ۱۸/۱/۶۲ بروز جمعرات جامعہ احمدیہ کے طلبہ کا ایک تقریری مقابلہ ہوا۔ جس میں گیارہ طلبہ نے شرکت فرمائی۔ ہر طالب علم نے پانچ پانچ منٹ اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ اس تقریری مقابلے کے لئے تین موضوع مقرر تھے۔

(۱) سیرت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم (۲) سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام (۳) سیرت صحابہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم۔

منصفین حضرات کے فیصلہ کے مطابق مکرم لطیف احمد صاحب متعلم درجہ ثانیہ اوّل اور مکرم عطاء الکریم صاحب متعلم درجہ ثالثہ دوم قرار پائے۔ آخر میں محترم ملک سیف الرحمٰن صاحب مفتی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے تقاریر کو سراہتے ہوئے مقررین کی حوصلہ افزائی فرمائی۔

(نائب الامین الجمعیۃ العلمیہ ربوہ)

درخواست ہائے دعا

(۱) محترم جناب عزیز محمد خان صاحب امیر جماعت بہاولپور بعض مشکلات اور تکالیف میں گھرے ہوئے ہیں۔ جملہ احباب جماعت اور درویشان قادیان دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہر قسم کے خطرات اور خوف کو دور فرما کر خانصاحب مکرم کو امن اور خوشی کی زندگی عطا فرمائے۔ آمین۔

(ناظم مال وقف جدید۔ ربوہ)

حضرت مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ عنہ کے سانحہ ارتحال پر

تعزیتی قراردادیں

حضرت مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ عنہ کے انتقال پُر ملال پر جماعت احمدیہ کی مختلف تنظیموں اور اداروں کی طرف سے اتنی کثرت کے ساتھ تعزیتی قراردادیں موصول ہو رہی ہیں کہ ان سب کی اشاعت کے لئے الفضل میں گنجائش نہیں۔ اس سے قبل بہت سی قراردادیں شائع ہو چکی ہیں۔ اب ذیل میں صرف ان مقامات کے نام درج کر دیئے جاتے ہیں۔ جہاں سے قراردادیں موصول ہو چکی ہیں۔

لجنہ اماء اللہ حلقہ گنج مغلپورہ۔ جماعت احمدیہ روڈہ تحصیل خوشاب۔ جماعت احمدیہ مالو کے بھگت ضلع سیالکوٹ۔ انصار اللہ چک ۲ ٹی ڈی اے ضلع سرگودھا۔ چک ۳۵ جنوبی ضلع سرگودھا۔ لجنہ اماء اللہ سیالکوٹ شہر۔ بہوڑو چک ۱۸ ضلع شیخوپورہ۔ جماعت احمدیہ مظفرگڑھ شہر۔ مجلس خدام الاحمدیہ کراچی۔ جماعت احمدیہ چک ۳۵ ضلع منٹگمری۔ لجنہ اماء اللہ حیدرآباد دکن۔ گوکھووال چک ۱۲۱ ضلع لائلپور۔ جماعت احمدیہ گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ۔ جماعت احمدیہ احمد نگر ضلع جھنگ۔ جماعت احمدیہ حلقہ اسلامیہ پارک لاہور۔ لجنہ اماء اللہ حلقہ اسلامیہ پارک لاہور۔ لجنہ اماء اللہ لائلپور۔ لجنہ اماء اللہ جڑانوالہ۔ اساتذہ و طلباء فضل عمر ہوسٹل ربوہ۔ خدام الاحمدیہ سرگودھا۔ جماعت احمدیہ حیدرآباد دکن۔ جماعت احمدیہ راج گڑھ لاہور۔ جماعت احمدیہ ڈنگہ ضلع گجرات۔ جماعت احمدیہ بہاولنگر۔ جماعت احمدیہ نواب شاہ۔ لجنہ اماء اللہ بورے والا۔ لجنہ اماء اللہ جھنگ صدر۔ لجنہ اماء اللہ لاہور۔ لجنہ اماء اللہ ملتان شہر۔ جماعت احمدیہ گولیکی ضلع گجرات۔

انتخابات عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ کے متعلق ضروری اعلان

جملہ جماعت ہائے احمدیہ کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ کے موجودہ سہ سالہ تقرر کی میعاد ۳۰/۴/۶۲ کو ختم ہو رہی ہے۔ آئندہ تین سالوں کے لئے ۱/۵/۶۲ تا ۳۰/۴/۶۵ عہدیداروں کا انتخاب جلد از جلد کروایا جانا مطلوب ہے۔ جس کے لئے ۱۵/۳/۶۲ کی میعاد مقرر کی جاتی ہے۔ اس تاریخ تک تمام عہدیداران کے انتخاب ہو کر دفتر نظارت علیا میں پہنچ جانے چاہئیں تاکہ ضروری کارروائی کے بعد منظوری دی جا سکے۔ اس ضمن میں انتخاب کے قواعد اخبار الفضل مورخہ ۱۳/۱/۶۲ اور ۱۴/۱/۶۲ میں شائع ہو چکے ہیں۔ انہیں مدنظر رکھ کر انتخابات کئے جائیں۔ بعض جماعتیں یہ لکھ دیتی ہیں۔ کہ ہماری جماعت کے سابقہ عہدیداران ہی رہنے دئے جائیں یہ طریق درست نہیں تمام عہدیداران کے از سر نو انتخابات ہونے چاہئیں۔ جن عہدوں پر ۳۰/۴/۶۲ تک کے لئے تقرر کی اب منظوری دی جا رہی ہے۔ ان عہدوں پر آئندہ میعاد تقرر کے لئے بھی نیا انتخاب ہونا ضروری ہے۔

انتخاب کی رپورٹیں نظارت علیا میں آنی چاہئیں۔ بعض جماعتیں یہ رپورٹیں دوسری نظارتوں یا دفتر پرائیویٹ سیکرٹری میں بھجوا دیتی ہیں۔ ایسا نہیں ہونا چاہیئے۔ کیونکہ اس طرح انتخابات کے کاغذ پر وقت پر کارروائی نہیں ہو سکتی۔ اور منظوری دینے میں تاخیر ہو جاتی ہے۔ انتخاب کی رپورٹیں نظارت علیا میں بھیجی جائیں۔

ایسے احباب جو موصی ہوں اور کسی عہدہ کے لئے منتخب ہوئے ہوں ان کے نام کے ساتھ لفظ موصی اور ان کا وصیت نمبر ضرور درج کیا جائے۔ تاکہ ان کے بقایا وصیت کے متعلق تحقیق کرنے میں دقت نہ ہو۔ اور فیصلہ میں تاخیر نہ ہو۔

تمام امراء اضلاع اس امر کی نگرانی کا انتظام فرما دیں کہ ان کے حلقہ کی تمام جماعتوں کے انتخاب کی رپورٹ مقررہ میعاد ۱۵/۳/۶۲ تک نظارت علیا میں پہنچ جائے۔ نیز یہ نگرانی بھی فرما دیں کہ انتخابات قواعد کے مطابق ہو رہے ہیں۔

(نوٹ) جو منتخب شدہ عہدیداران غیر موصی ہوں ان کے متعلق مقامی سیکرٹری مال کی طرف سے تصدیق رپورٹ کے ساتھ شامل ہونی ضروری ہے کہ وہ بقایا دار نہیں ہیں۔

(ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

(۲) میں لمبے عرصہ سے بیمار ہوں اور ان دنوں زیادہ تکلیف ہے۔ بیوی بھی کچھ عرصہ سے بیمار ہے اور دیگر پریشانیاں بھی بہت ہیں۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے اور بزرگان جماعت سے عاجزانہ طور پر التجاء ہے دعا فرماویں کہ مولیٰ کریم ہماری مشکلیں آسان کر کے بیماریوں سے شفا بخش دے۔

(خاکسار عبدالرحمان مہاجر احمدی ولد امام دین صاحب مرحوم ڈسکہ خاص)

اعمال صالحہ ــــ اور ــــ اسکے ذرائع

از مکرم کیپٹن ڈاکٹر محمد رمضان صاحب ریٹائرڈ دارالصدر غربی ربوہ

(۲)

بچوں کو شروع سے ہی صاف رکھنے کی عادت ڈالنی چاہیئے۔ یہ چیز اس طور پر ماؤں کے ذاتی نمونہ سے ہی سرانجام دی جا سکتی ہے اگر وہ خود صاف رہیں گی اور بچوں کو بھی ایسا رکھیں گی اور ساتھ ساتھ سمجھ کے مطابق ان کی تربیت کریں گی تو تھوڑی ہی دیر کے بعد بچوں کو اسکی عادت ہو جائے گی۔ رفتہ رفتہ اس سے گھروں اور معاشرہ کی حالت سدھر جائیگی ورنہ اس کی خلاف ورزی سے جو حالات دیکھنے میں آتے ہیں۔ وہ بیان کے قابل نہیں ہیں۔ لہٰذا اگر کوئی بچہ صفائی یا کسی دوسرے اصول کی خلاف ورزی کرے تو اس پر چپ نہیں رہنا چاہیئے بلکہ محبت و پیار اور دلیل سے اس کی اصلاح کرنی چاہیئے۔ یہ کہنا کہ ابھی بچہ ہے بڑا ہو کر سمجھ جائے گا صحیح نہیں۔ کیونکہ اس وقت جب کہ اسکے دماغ کی سلیٹ صاف ہے اس پر دوسرے جو نقوش بھی ڈالیں گے انہیں پر اس کی آئندہ زندگی کا انحصار ہوگا۔ بعض لوگ کہہ دیتے ہیں کہ ہم اپنے بچوں کو کچھ نہیں کہتے بلکہ انہیں آزادی سے خود سوچنے اور کرنے کی عادت ڈالتے ہیں۔ اس سے زیادہ بے سمجھی کی اور کوئی بات نہیں ہو سکتی۔ ایسے بچوں کی بڑے ہو کر بھی نہایت آزاد روی اور بے دینی کی حالت ہوتی ہے۔ اگر کبھی تشدد کی حقیقی ضرورت پڑے تو اس سے بھی دریغ نہیں کرنا چاہیئے جیسا کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ اگر دس سال کی عمر میں بھی بچہ نماز نہ پڑھے تو اسے مار کر پڑھانی چاہیئے۔ درحقیقت یہ اس پر سختی نہیں بلکہ اس کی عین ہمدردی ہے۔ ماں کے بعد والد اور بڑے بہن بھائیوں کا بھی گھر میں بچہ کی تربیت اور اصلاح کے متعلق کافی حصہ ہے۔ لیکن یہ تبھی مفید ثابت ہوگا۔ جب اس کی ماں تعاون کرے گی۔ ورنہ بچہ پر وہی اثر ہوگا جو ماں چاہے گی (الا ماشاء اللہ)

گھر کے بعد محلہ والوں۔ سکول اور کالج کے اساتذہ نیز معاشرہ کے دوسرے دوست و احباب کی ذمہ داری ہے۔ اگر اس لنک میں سے کوئی کڑی بھی کمزور ہو گئی۔ تو شیطان وہیں سے سیندھ لگا سکیگا انہیں اصولوں پر بڑوں اور پھر قوم کی اصلاح (خواہ وہ جسمانی ہو۔ اخلاقی یا علمی) کا قیاس کیا جا سکتا ہے۔ البتہ عمر اور موقعہ و محل کا لحاظ رکھنا ضروری ہوگا۔ لیکن یہ تربیت اور اصلاح ایسے ہی نہیں ہو جاتی بلکہ اسکے لئے [illegible] فکر، صحیح پلان (ٹریننگ) و صحیح عمل کی ضرورت ہے جو آسمانی اور زمینی ماہرین کی رہنمائی سے حاصل ہو سکتے ہیں۔

آسمانی یا روحانی رہنمائی کے ضمن میں ذاتی مجاہدہ و کوشش کے ساتھ دعا اور صحبت صادقین جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی ایک تقریر میں فرمایا ہے۔ نہایت ضروری چیزیں ہیں۔ اسی طرح جسمانی اور ذہنی اصلاح کی خاطر ذاتی مجاہدہ و کوشش کے علاوہ دنیوی علم کے ماہرین کے زیر نگرانی سائیکو تھیراپی (PSYCHO-THERAPY) کے لئے سائیکو انالٹک کلنکس (PSYCHO ANALYTIC CLINICS) کا قیام بھی مفید ہے۔ ان چیزوں کے بغیر اصلاح خواہ وہ کسی نوعیت کی ہو کبھی تکمیل پذیر نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ وعظ و نصیحت سے صرف متقی یا وہ لوگ فائدہ اٹھاتے ہیں جو اپنی اصلاح کے متمنی ہیں۔ باقی بیماروں میں شامل ہیں اور اپنی بیماری کے مطابق جسمانی۔ اخلاقی یا روحانی علاج کے محتاج ہیں۔

جسمانی صفائی اور صحت کا خیال نہ رکھنے کی وجہ سے آدمی میں سستی و کاہلی پیدا ہو کر کام کرنے کا جوش رفتہ رفتہ جاتا رہتا ہے اور وہ ایسے وسائل اختیار کرنے پر اتر آتا ہے جو ناجائز ہوتے ہیں۔ اجتماعی طور پر بھی اس چیز نے مسلمانوں کے وقار کو کم کر کے انہیں سخت نقصان پہنچایا ہے۔ گداگری۔ مجاوری اور اسی طرح کی دوسری باتیں اسی نقص کا نتیجہ ہیں۔ گھروں میں۔ محلوں اور بازاروں میں۔ خانقاہوں اور قہوہ خانوں وغیرہ میں اگر آپ پھر کر مسلمانوں کے نکما پن اور لہو و لعب میں وقت اور خدا تعالےٰ کی ودیعت کردہ طاقتوں کے ضیاع کو اپنی آنکھوں سے دیکھیں تو آپ حیران و ششدر رہ جائیں گے۔ اگر مسلمان چاہتے ہیں کہ وہ پہلے کی طرح دنیا میں باعزت و با اقبال زندگی بسر کریں نہ صرف خود بلکہ خدا کی دوسری بھولی بھٹکی۔ جہالت و افلاس توہم پرستی و بیماری، اور ظلم و تشدد میں گرفتار مخلوق کو بھی ان برائیوں سے رہائی دلا کر اسے اپنے مولا کا پرستار اور ہم دوش ثریا کر دیں تو انہیں سب سے پہلے خود اپنے سلف صالحین کی طرح اپنے نفسوں اور جانوں کی قربانیاں پیش کرنی ہوں گی۔ اسکے بعد ہی وہ دوسروں کی رہنمائی کے قابل بن سکیں گے۔ اسکے لئے ضروری ہے کہ وہ گھروں۔ دفتروں اور دوسری کام کرنے کی جگہوں سے فارغ ہو کر باہر نکلیں اور خدا تعالےٰ کی دنیا اور اس کے محتاج بندوں میں پھر کر ان کی عملی طور پر حاجت روائی اور دلداری کریں نہ یہ کہ اپنے ہی حجروں وغیرہ میں عیش و عشرت اور لہو و لعب کی زندگی میں گم رہ کر اس دنیا سے گذر جائیں۔ ایسی زندگی نہ ان کو کوئی فائدہ دے گی اور نہ دوسروں کو بلکہ انفرادی اور اجتماعی طور پر سب کے خسران کا موجب ہوگی۔ اگر آدمی صاف و ستھرا رہ کر اور اپنی طاقتوں کو بحال رکھ کر علمی۔ اصلاحی اور روحانی اقدار حاصل کریگا تو وہ یقیناً خدا تعالےٰ کا مقرب بندہ اور اسکی مخلوق کا صحیح معنوں میں ہمدرد بن جائے گا۔ ورنہ ان چیزوں کو ضائع کر کے نہ صرف یہ کہ وہ انسانی شرافت سے گر جائے گا۔ بلکہ بہائم صفت بن جائے گا۔ پس حقوق اللہ اور حقوق العباد کی صحیح معنوں میں ادائیگی کے لئے یہی ایک نسخہ اکسیر ہے کہ قانون شریعت اور قانونِ قدرت کے اصولوں پر ان کے عالموں اور ماہرین کی رہنمائی میں پورا پورا عمل کیا جائے۔ عمل[1] کیا ہے؟ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اسکی تعریف یہ کی ہے کہ ظاہری فعل سے باطنی قوت کو ضرب دینے کا نام عمل ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس بارہ میں فرماتے ہیں ع

نمایاں کن آں نورے کہ در ایمانِ تست

میں نے اصولی طور پر جسمانی حالت کے ماتحت عملی اصلاح کے ذریعہ پر بحث کر دی ہے اور یہی اپنے اپنے دائرہ کے اندر اخلاقی اور عمل صالحہ کی حالتوں پر بھی چسپاں ہوتی ہے ورنہ ان ذرائع کے اطلاق کی مکمل تفصیل بیان کرنا میرے بس کی بات نہیں ہے۔ اب میں اخلاقی اور عمل صالحہ کی حالتوں کا اختصار سے ذکر کر کے اور آخر میں اس بارہ میں تفسیر کبیر سے بعض اقتباسوں پر اس مضمون کو ختم کرتا ہوں اور اپنے مولا کریم کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ اس نے محض اپنے فضل و کرم سے مجھ ناچیز اور بیمار شخص کو اس مضمون کے لکھنے کی جو میری زندگی کے مخصوص کاموں میں سے (جن میں میں ہمہ تن منہمک اور مشغول رہا ہوں) ایک کے ذکر پر مشتمل ہے۔ توفیق عطا فرمائی ہے۔

(۲) و (۳) اخلاقِ فاضلہ و اعمال صالحہ کی حالتیں۔ جب انسان اللہ تعالےٰ کے عطا کردہ جذبات اور قویٰ کا صحیح علم و فکر کے ماتحت برمحل موقعہ و محل اظہار کرتا ہے اور انہیں بروئے کار لاتا ہے تو عین اللہ تعالےٰ کی رضا کے ماتحت کام کرتا ہے۔ اسی راہ پر چلتا ہوا آخر وہ اسکے مقربین میں شامل ہو جاتا ہے۔ لیکن جب وہ دین کے راستہ کو چھوڑ کر شیطانی تحریک کے ماتحت اپنے نفس کا بندہ بن جاتا ہے تو پھر وہ یقیناً جادہ مستقیم کی مخالف سمت جا رہا ہوتا ہے۔ مختصر یہ کہ اللہ تعالےٰ کا دین ہی اس کی صحیح راہنمائی کرتا ہے جس کے ترک کرنے سے کبھی بھی وہ اپنے مقصدِ حیات کو حاصل نہیں کر سکتا۔ بدنی اور ذہنی صفائی کا تعلق جسم اور دماغ سے ہے لیکن اخلاق اور اعمال صالحہ کا قلب سے۔ دین کے ماتحت انسان کے بشری تقاضے بھی اس کے لئے روحانیت کا حصہ بن جاتے ہیں۔ اسکے لئے ضروری ہے کہ وہ نفسانی جوشوں اور ایسے امور سے جو دماغی بحران کا باعث ہوتے ہیں بچتا رہے مثلاً شور و شر زیادہ باتیں کرنا اور لغو گفتگو۔ نیز بری صحبت فحش لٹریچر اور گندے مناظر اور منشی اشیاء کا استعمال وغیرہ وغیرہ

آخر میں جیسا کہ اوپر عرض کر چکا ہوں تفسیر کبیر جلد پنجم حصہ سوئم میں سے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے اصلاح کے متعلق تحریر فرمودہ اصول لکھ دیتا ہوں۔ جن سے معلوم ہوگا کہ خدا تعالےٰ کی عبادت ہی وہ چیز ہے جو اصلاح کا اصل ذریعہ ہے۔

صفحہ ۳۲۲۔ "ان الصلوٰۃ تنھیٰ عن الفحشاء والمنکر نماز یقیناً بری اور ناپسندیدہ باتوں سے لوگوں کو روکتی ہے۔ اُن بری باتوں سے بھی جو انسان کی ذات سے تعلق رکھتی ہیں اور ان سے بھی جو سوسائٹی پر گراں گذرتی ہیں۔ کیونکہ نماز باجماعت مسلمانوں میں پانچ وقت کی مقرر ہے اگر نماز باجماعت ان میں قائم ہو جائے گی تو ان کا بہت سا وقت خدا تعالےٰ کی عبادت میں لگ جائے گا اور نماز میں خرچ ہونے والا وقت ان کو بے حیائیوں اور بدکاریوں سے بچاتا رہے گا اسی طرح نماز میں جب دعائیں ہوتی رہیں گی اپنے لئے بھی اور دوسروں کے لئے بھی تو وہ دعائیں خدا تعالےٰ کا فضل کھینچ کر ان کی اپنی اصلاح کا بھی موجب ہوں گی اور دوسروں کی اصلاح اور ترقی کا موجب بھی بن جائیں گی۔

صفحہ ۳۲۴۔ "اگر میں ان الصلوٰۃ تنھیٰ عن الفحشاء والمنکر کی پوری تشریح نہ کر سکوں تو میں اپنا قصور سمجھوں گا ورنہ میرے نزدیک نماز

(باقی ص۸ پر)

[1] عمل = باطنی قوت یعنی نور ایمان۔ ظاہری فعل۔ یہ چیز قانون شریعت یعنی عمل صالح پر عمل کرنے دوسرے لفظوں میں مکمل دینداری سے ہی حاصل ہوتی ہے۔ اسلام کے نزدیک دنیا کوئی علیحدہ چیز نہیں بلکہ دین کا ہی حصہ ہے لہٰذا قانون قدرت کے ماتحت دنیا کے جو کام نیک نیتی اور دیانتداری سے کئے جائینگے۔ وہ بھی عبادت الٰہی میں شامل سمجھے جائینگے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ انسان کی پیدائش سے لے کر وفات تک کی بلکہ ابدالآباد تک کی غرض اللہ تعالےٰ کی عبادت کے گرد ہی چکر لگاتی ہے اور یہی اسکی زندگی کا مقصد اور معراج ہے اور اس سے وہ برائیوں سے نجات حاصل کر کے اخلاقِ فاضلہ۔ اعمال صالحہ، معرفت اور لقاء الٰہی کی منازل طے کرتا ہے۔

چوتھا آل پاکستان باسکٹ بال ٹورنامنٹ

بقیہ صفحہ اول

مہمانوں کو خوش آمدید کہا۔ موسم کی خرابی کا ذکر کرتے ہوئے جب انہوں نے محترم پرنسپل صاحب سے "مسقف باسکٹ بال کورٹ" کا مطالبہ کیا تو سب حاضرین خصوصاً مہمانوں نے پُرجوش نعرہ ہائے تحسین سے اس بات کو سراہا بعد ازاں میچ میں حصہ لینے والی تمام ٹیموں نے صاحب صدر کو سلامی دی — سلامی کے بعد محترم عابد حسین صاحب نے ان الفاظ کے ساتھ ٹورنامنٹ کا افتتاح فرمایا کہ "میں انتہائی مسرت اور خلوص کے جذبات کے ساتھ چوتھے آل پاکستان باسکٹ بال ٹورنامنٹ کا افتتاح کرتا ہوں"۔

پہلا میچ پولیس اور امریکن پیس کور کے درمیان کھیلا گیا — امریکن پیس کور کے منتعد اور جوان ہمت کھلاڑیوں نے پولیس کے کہنہ مشق کھلاڑیوں کا مقابلہ بڑی دلجمعی اور بڑے حوصلہ سے کیا۔ حاضرین نے اس میچ میں بہت دلچسپی لی کیونکہ امریکن پیس کور کے کھلاڑی پہلی بار ربوہ تشریف لائے تھے۔ ۹½ بجے صبح سے لیکر شام ۳½ بجے تک کل دس میچ کھیلے گئے جن کے نتائج درج ذیل ہیں۔

کلب سیکشن:-

پولیس ۶۳	بالمقابل	امریکن پیس کور	۲۱
ٹی آئی کالج کلب ۳۲	"	پی ڈبلیو آر	۱۰
لائنز کلب سرگودھا ۲۰	"	فرینڈز ربوہ	۴
پولیس ۳۶	"	آر سی۔ آر (ربوہ)	۱۷
پی۔ ڈبلیو آر	"	دیال سنگھ کلب (واک اوور)	
یو اے سی ربوہ ۲۸	بالمقابل	آر سی آر ربوہ	۱۵

کالج سیکشن:-

ایف سی کالج ۴۴	بالمقابل	دیال سنگھ کالج	۲۶
تعلیم الاسلام کالج ۳۸	"	زراعتی کالج لائلپور	۳۰

سکول سیکشن:-

تعلیم الاسلام ہائی سکول ۳۰	بالمقابل	پی اے ایف سکول سرگودھا	۲۶
مسلم لیگ ہائی سکول لاہور ۳۰	"	جامعہ احمدیہ ربوہ	۲۴

ان میچوں کی ایک خصوصیت یہ بھی تھی کہ آر سی۔ آر ربوہ اور امریکن پیس کور کی ٹیموں نے جو بظاہر اپنی مخالف ٹیموں سے بہت کمزور نظر آتی تھیں کچھ اس طرح جان توڑ کر مقابلہ کیا کہ حاضرین ان کے عزم اور استقلال سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے اور جی کھول کر ان کو داد دیتے رہے۔ محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب اور خاندان حضرت مسیح پاک علیہ السلام

لندن پہنچنے والے پاکستانیوں کی مشکلات

کراچی ۲۶ر جنوری چیچک نے برطانیہ میں جو خوف و ہراس پیدا کر دیا ہے اس نے لندن پہنچنے والے پاکستانیوں کے لئے بڑی مشکلات پیدا کر دی ہیں جن پاکستانیوں کے پاس صحت کے اصلی سرٹیفکیٹ بھی ہوتے ہیں انہیں بھی ہوائی اڈے سے ہسپتال لیجایا جاتا ہے جہاں انہیں کئی روز تک رکھا جاتا ہے ہوائی اڈوں اور بندرگاہوں پر برطانوی قلی پاکستانیوں اور ہندوستانیوں کا سامان اٹھانے سے انکار کر دیتے ہیں۔

کے بہت سے افراد آخر تک تشریف فرما رہے اور کھلاڑیوں کی حوصلہ افزائی فرماتے رہے — ٹورنامنٹ کے دوسرے دن (آج) بھی مقابلے صبح ۹ بجے سے شروع ہیں اور کل تک جاری رہیں گے یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ اس موقعہ پر ٹورنامنٹ کمیٹی کی طرف سے ایک یادگاری مجلہ بھی شائع کیا جا رہا ہے۔

اعمال صالح اور اس کے ذرائع

بقیہ صفحہ ۵

باجماعت کا پابند خواہ اپنی بدیوں میں ترقی کرتے کرتے ابلیس سے بھی آگے نکل جائے پھر بھی میرے نزدیک اس کی اصلاح کا موقعہ ہاتھ سے نہیں گیا۔ ایک شمہ بھر اور ایک روئی کے برابر بھی میرے خیال میں نہیں آتا کہ کوئی شخص نماز باجماعت کا پابند ہو اور پھر اس کی اصلاح کا کوئی موقعہ نہ رہے خواہ وہ کتنا ہی بدیوں میں مبتلا کیوں نہ ہو گیا ہو۔ نیکی کے متعلق نماز کے مؤثر ہونے کا مجھے اتنا کامل یقین ہے کہ میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر بھی کہہ سکتا ہوں کہ نماز باجماعت کا پابند خواہ کتنا ہی بداعمال کیوں نہ ہو گیا ہو اس کی ضرور اصلاح ہو سکتی ہے اور وہ ضائع نہیں ہوتا اور میں شرح صدر سے کہہ سکتا ہوں کہ آخری وقت تک اس کے لئے اصلاح کا موقعہ ہے مگر وہ نماز باجماعت کا پابند اس رنگ میں ہو کہ اس کو اس میں لذت اور سرور حاصل ہو۔"

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفس کرتی ہے!

اعلان نکاح

پسرم عزیزم ڈاکٹر فضل دین ویٹرنری اسسٹنٹ سرجن لنڈی کوتل کے نکاح کا اعلان بہمراہ عزیزہ محبوبۃ الرحمٰن بی اے۔ بی۔ ٹی ہیڈ مسٹرس گورنمنٹ زنانہ ہائی سکول تھانہ مالاکنڈ ایجنسی بنت مکرم حکیم عبدالرحیم صاحب کوہاٹ کے ساتھ چار ہزار روپیہ حق مہر پر قرار پایا۔

اس نکاح کا اعلان ۱۹/۱/۶۲ کو بعد نماز جمعہ مسجد احمدیہ کوہاٹ میں مکرم مرزا محمد لطیف صاحب فاضل مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے فرمایا۔ احباب کی خدمت میں التماس ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے بابرکت کرے۔

(ماسٹر) رکن الدین۔ ٹیری ضلع کوہاٹ۔

اعلان

گورنمنٹ کے حکم کے مطابق بسوں کے تمام اڈے لاہور شہر سے منتقل ہو کر بادامی باغ ۱/۴/۶۲ سے چلے گئے ہیں۔ سرگودھا کے لئے سٹینڈ نمبر ۶ مقرر ہوا ہے۔ یہ سٹینڈ تمام کمپنیوں کا برائے سرگودھا مشترکہ ہے۔ طارق ٹرانسپورٹ کمپنی کے ٹائم مندرجہ ذیل ہوں گے۔ دوست ان اوقات کا خیال رکھ کر وقت پر تشریف لاویں۔

۱۔	پہلا ٹائم	۳/۵۰ صبح
۲۔	دوسرا "	۷/۵۰ "
۳۔	تیسرا "	۱۱/۲۵ "
۴۔	چوتھا "	۲/۳۰ بعد دوپہر
۵۔	پانچواں "	۴/۱۵ "
۶۔	آخری ٹائم	۷/۰ رات

(جنرل مینیجر طارق ٹرانسپورٹ کمپنی)

درخواست دعا

برادرم چوہدری عبدالماجد صاحب ایم اے (کیمبرج) برادر خورد ڈاکٹر عبدالسلام صاحب مقیم کراچی گزشتہ دنوں میں بڑے سخت بیمار رہے ہیں۔ اب کچھ افاقہ ہے۔ بڑے مخلص نوجوان ہیں۔

احباب کرام کی خدمت میں التماس ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو کامل صحت عطا فرماوے آمین ثم آمین۔

(مرزا محمد لطیف دارالسلام کوہاٹ)

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں!

الفضل میں اشتہار دینا کلید کامیابی ہے

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴